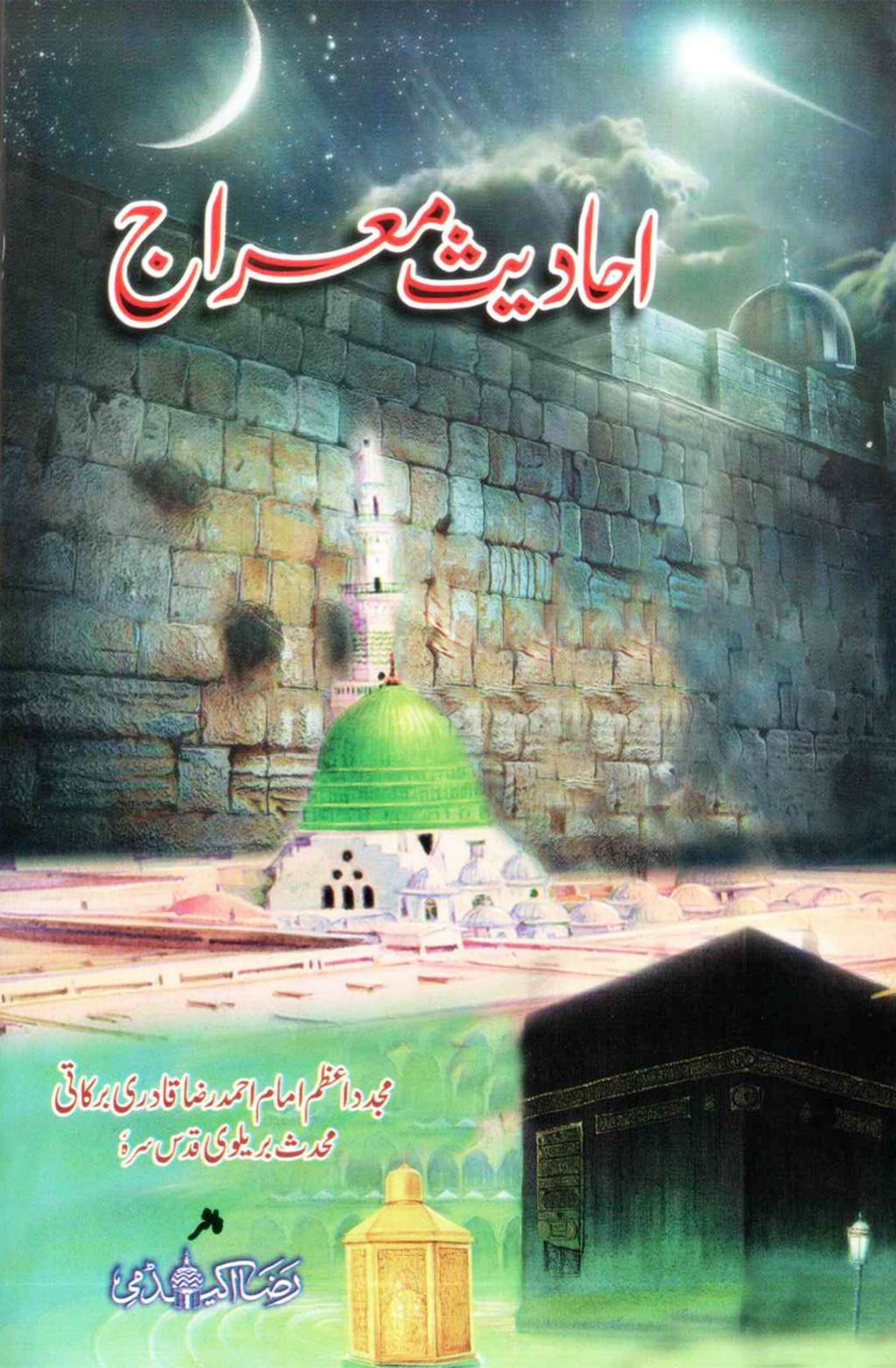

احادیث معراج

مجدد اعظم امام احمد رضا قادری برکاتی
محدث بریلوی قدس سرہٗ

رضا اکیڈمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احادیث معراج

مجدد اعظم امام احمد رضا قادری برکاتی محدث بریلوی قدس سرہٗ

ترتیب

حضرت مولانا محمد حنیف خان رضوی بریلوی
صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف

رضا اکیڈمی

۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹ فون: 6665 9236

سلسلۂ اشاعت نمبر ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وہ سرور کشور رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لئے تھے

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یا کسی دوسرے صحابی سے روایت ہے (یہ شک راوی حدیث حضرت ابوجعفر کی طرف سے ہے) کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○

(پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصا تک جس کے گردا گرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے۔)

(ترجمہ کنزالایمان)

کی تفصیل اس طرح ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت جبرئیل اپنے ساتھ حضرت میکائیل علیہما السلام کو لے کر حاضر ہوئے۔ حضرت جبرئیل نے حضرت میکائیل سے فرمایا آب زم زم سے ایک طشت بھر کے لاؤ تا کہ میں آپ کے مقدس قلب کو خوب ستھرا کر دوں اور آپ کے سینۂ اقدس کو کھول دوں۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ کے مبارک پیٹ تک ایک شگاف لگایا اور قلب مبارک کو تین مرتبہ دھویا۔ ہر مرتبہ حضرت میکائیل آب زم زم سے طشت بھر کے لاتے۔ اس کے بعد آپ کا سینۂ اقدس خوب کشادہ ہوگیا اور اس میں بشری تقاضے کی رو سے جو چیز تھی اسے دور کر دیا۔ نیز حلم و بردباری، ایمان و یقین اور اسلام سے اس کو بھر دیا۔ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت لگائی پھر براق آیا اور اس پر آپ سوار ہوئے۔ اس کی رفتار اتنی تیز تھی کہ منتہائے نظر قدم پڑتا

اور اس سے حضور کا سفر اسی طرح جاری رہا اور ساتھ میں حضرت جبرئیل بھی تھے۔ آپ کا گزر ایک ایسی قوم کے پاس سے ہوا جو ایک دن میں کھیتی کرتے اور اسی دن کاٹ لیتے۔ جب کھیتی کاٹ کر فارغ ہوتے فوراً پھر وہ ویسی ہی لہلہاتی اور بدستور سابق یہ کاٹ لیتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ ہیں کہ ان کی نیکیاں سات سوگنی تک بڑھادی جاتی ہیں اور جو انھوں نے راہ خدا میں خرچ کیا اللہ تعالیٰ نے اس کو آخرت کے لیے ذخیرہ فرما دیا اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔ پھر ایک ایسی قوم کے پاس سے گزر ہوا جن کے سر پتھر سے کچلے جارہے ہیں جب پورے طور پر کچل جاتے ہیں تو پھر ویسے ہی دوبارہ صحیح ہو جاتے ہیں۔ فرمایا اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے سر فرض نماز سے بوجھل رہتے ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے آگے پیچھے شرم گاہوں پر چیتڑھے بندھے تھے اور اونٹ بکریوں کی طرح چل پھر رہے تھے ساتھ ہی وہ ذلت کا کھانا تھوہڑ اور جہنم کے گرم گرم پتھر کھا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اے جبرئیل! یہ کن لوگوں کی مثال ہے؟ عرض کیا یہ ان لوگوں کی مثال ہے جو اپنے مالوں کی زکوٰۃ نہیں ادا کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا۔ اور اللہ تعالیٰ بندوں پر بالکل ظلم نہیں فرماتا۔ پھر ایسی قوم کے پاس سے گزر ہوا جن کے پاس بھنا ہوا گوشت ہانڈیوں میں رکھا ہے اور پاس ہی کچا بدبودار ناپاک گوشت بھی ہے۔ یہ لوگ کچا بدبودار گوشت تو کھاتے ہیں لیکن پاکیزہ بھنے گوشت کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ فرمایا اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا یہ آپ کی اُمت کے وہ لوگ ہیں جن کی دنیا میں حلال و پاکیزہ بیویاں تھیں لیکن یہ بدچلن عورتوں کے پاس شب باشی کرتے اور ان عورتوں کی مثال تھی جو اپنے پاک شوہروں کو چھوڑ کر بدچلن مردوں سے ساز

باز رکھتیں اور انھیں کے پاس رات گزارتیں۔ راوی کہتے ہیں پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی لکڑی کے پاس سے ہوا کہ راستہ میں اس لکڑی کے پاس سے جو کپڑا گزرتا ہے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے اور جو چیز بھی گزرتی ہے وہ پھٹ جاتی ہے۔ فرمایا اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ عرض کیا یہ آپ کی ان امتیوں کی مثال ہے جو لوٹ مار کرتے ہیں۔ پھر یہ آیت تلاوت کی

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

(اور ہر راستہ پر یوں نہ بیٹھو کہ راہ گیروں کو ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے انہیں روکو۔)

(ترجمہ کنزالایمان)

پھر ایک ایسے مرد کے پاس سے گزر ہوا جس نے لکڑیوں کا ایک بڑا گٹھا تیار کرلیا تھا جس کو اُٹھا نہیں پارہا تھا لیکن اس کے باوجود وہ مزید لکڑیاں لا کر اس میں اضافہ کررہا ہے۔ فرمایا اے جبرئیل! یہ کون ہے؟ عرض کیا یہ آپ کا وہ امتی ہے جس کے پاس لوگوں کی امانتیں ہوتیں جن کی یہ بخوبی حفاظت نہیں کرپاتا تھا لیکن اس کے باوجود اور زیادہ امانتوں کا خواہش مند رہتا۔ پھر ایسی قوم سے گزر ہوا جن کی زبانیں اور ہونٹ قینچیوں سے کاٹے جارہے تھے پھر اس کے بعد ویسے ہی ہو جاتے کہ ان میں کسی طرح کا نقص نہیں ہوتا۔ فرمایا اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا یہ آپ کی امت کے وہ مقرر ہیں جن کی تقریروں سے فتنے برپا ہوتے اور یہ خود بے عمل بھی تھے۔ پھر ایک چھوٹے سوراخ کے پاس سے گزر ہوا جس سے عظیم الجثہ بیل نمودار ہوا لیکن جب اس نے اس میں دوبارہ داخل ہونے کی کوشش کی تو داخل نہ ہوسکا۔ فرمایا اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ عرض کیا یہ شخص بڑے بول بولتا پھر شرمندہ ہوتا لیکن ان کو لوٹا نہیں سکتا تھا۔ پھر ایک وادی کے پاس سے گزر ہوا جس سے

ٹھنڈی پاکیزہ ہوا آ رہی تھی اور مشک کی خوش بو اور ایک آواز بھی سنائی دی ۔ فرمایا اے جبرئیل! یہ ٹھنڈی ہوا اور مشک کی خوش بو کیسی ہے اور یہ آواز کس کی ہے؟ عرض کیا یہ جنت کی آواز ہے اپنے رب کے حضور عرض کر رہی ہے اے میرے رب! مجھے وہ چیز عطا فرما جس کا تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا۔ میرے اندر بہت محل اور آراستہ کمرے ہیں، ریشم وسندس کے عمدہ اور تعجب خیز لباس ہیں، موتی و مونگا اور سونا چاندی کی بہتات ہے، میرے اندر کوزے، پیالے، لوٹے کثرت سے ہیں اور میرے میوے، کھجوریں، انار اور دودھ اور شراب کی نہریں تو نے نہایت کثرت سے پیدا فرمائی ہیں لہٰذا مجھے وہ عطا فرما جس کا تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے لیے مسلمان مرد و عورت اور مومن مرد و عورت ہیں اور ہر وہ شخص جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان لایا، نیک عمل کیے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا اور میرے مقابل کوئی ہمسر نہ ٹھہرایا، جو مجھ سے ڈرا وہ امن والا ہے اور وہ جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا کرتا ہوں اور جو مجھے راضی کرنے کے لیے کچھ خرچ کرے میں اس کا بدلا عنایت کرتا ہوں۔ بے شک میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ بے شک مومن بندے کامیاب ہوئے۔ اور برکت والی ہے خدا کی ذات جو بہترین خالق ہے۔ جنت نے یہ مژدہ سن کر عرض کیا میں راضی ہوں۔ پھر ایک ایسی وادی سے گزر ہوا جس سے نہایت ڈراؤنی آواز آئی اور نہایت بد بودار ہوا۔ فرمایا اے جبرئیل! یہ بد بو کیسی اور یہ آواز کس کی ہے؟ عرض کیا یہ دوزخ کی آواز ہے۔ بارگاہ خداوند قدوس میں عرض کر رہی ہے اے میرے رب! مجھے وہ چیز عطا فرما جن کا تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا۔ میرے اندر زنجیریں اور طوق بہت ہیں، میری بھڑک ولپٹ زیادہ ہے اور میرے اندر ذلت آمیز کھانے اور بد بودار چیزیں کثیر ہیں اور میرا عذاب وسزا کثرت سے ہیں، میری گہرائی

بہت ہے اور گرمی سخت ہے، مجھے وہ عطا فرما جس کا تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے لیے ہر مشرک مرد وعورت ہے اور ہر کافر مرد وعورت اور ہر بدکار مرد وعورت اور ہر وہ مغرور ومتکبر شخص جو قیامت پر ایمان نہیں رکھتا۔ دوزخ نے کہا میں راضی ہوں۔ راوی فرماتے ہیں پھر حضور کا سفر جاری رہا یہاں تک کہ بیت المقدس آپ کی سواری پہنچ گئی۔ آپ نے اُتر کر براق کو ایک چٹان سے باندھا اور اندر داخل ہو کر فرشتوں کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ جب نماز ہو چکی تو فرشتوں نے عرض کیا اے جبرئیل! یہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ بولے کیا ان کی طرف آپ کو بھیجا گیا تھا؟ فرمایا ہاں۔ سب نے عرض کیا اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی اور اپنے خلیفۂ مطلق کو سلامت رکھے۔ یہ بہترین بھائی اور بہترین خلیفہ ہیں۔ ہم سب ان کی تشریف آوری پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی۔ ان سب حضرات نے اپنے رب کی مختلف انعامات پر حمد وثنا بیان کی۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں حمد بیان کی تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے مجھے اپنا خلیل بنایا اور ملک عظیم عطا فرمایا۔ میرے لیے ایسی اُمت بنائی جو میری تابع دار اور اللہ کی فرماں بردار رہی۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے آگ سے بچایا اور مجھ پر اس کو ٹھنڈا اور سلامتی والا بنایا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان فرمائی اور کہا تمام خوبیاں اس اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے مجھے شرف ہم کلامی سے مشرف فرمایا اور آل فرعون کو بحر قلزم میں میرے ذریعہ غرق کیا اور بنی اسرائیل کو نجات بخشی۔ میری اُمت سے ایک ایسی قوم بھی پیدا فرمائی جو سیدھا راستہ دکھاتی اور حق پر ثابت قدم رہتی۔ پھر حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے مجھے عظیم ملک عطا فرمایا اور زبور شریف کا علم

بخشا، لوہے کو میرے ہاتھ میں نرم کیا، پہاڑوں اور پرندوں کو میرا مطیع بنایا کہ میرے ساتھ صبح وشام اللہ کی تسبیح بیان کرتے۔ مجھے نبوت عطا فرمائی اور فصاحت کلام سے معزز کیا یعنی حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا کلام عطا فرمایا۔ پھر حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا اس طرح بیان فرمائی تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے ہواؤں کو میرے تابع کیا، شیاطین میرے تابع فرماں رہتے، میں جو چاہتا وہ میرے لیے بناتے، پختہ عمارتیں، مجسمے، بڑے بڑے لگن جیسے حوض ہوں اور بھاری دیگیں جو چولھوں پر جمی رہتیں اور تابع کیا شیاطین، انسانوں اور پرندوں کے لشکر کو، بہت سے مومن بندوں پر فضیلت بخشی، مجھے ایسی سلطنت بخشی جو میرے بعد کسی کو عطا نہ ہوئی اور میری بادشاہت میرے حق میں ایسی مبارک فرمائی کہ مجھ سے اس کا حساب نہ ہوگا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان کی اور اس طرح فرمایا تمام خوبیاں اللہ کے لیے جس نے مجھے اپنا مبارک کلمہ فرمایا اور مجھے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثل پیدا فرمایا کہ ان کی تخلیق بغیر ماں باپ صرف مٹی سے ہوئی اور مجھے بغیر باپ کے پیدا فرمایا۔ مجھے اپنی کتاب تورات وانجیل کا علم بخشا اور نبوت سے سرفراز فرمایا ساتھ ہی مجھے یہ معجزہ بھی عطا کیا کہ میں مٹی سے پرند کی صورت بناتا اور اس میں پھونک مارتا تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن کر اڑ جاتا اور میں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو درست کر دیتا اور مردوں کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے زندہ فرماتا۔ مجھے بلند کیا اور پاک کیا۔ مجھے اور میری والدہ ماجدہ کو شیطان مردود سے محفوظ رکھا۔ لہٰذا شیطان کا قابو ہم پر نہ چلا۔ پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کی حمد و ثنا بیان فرمائی۔ تم سب نے اپنے رب کی حمد وثنا کی اب میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے مجھے تمام عالموں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔

تمام مخلوق کے لیے بشیر ونذیر بنایا۔ مجھ پر قرآن کریم نازل فرمایا جس میں ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے۔ میری امت کو خیر امت فرمایا اور تمام امتوں میں افضل قرار دیا۔ میری امت کو دنیا میں سب سے آخر میں بھیجا لیکن بروز قیامت پہلے حساب ہو کر داخل جنت ہوں گے۔ میرے لیے میرا سینہ کشادہ فرمایا، مجھ سے میرا بوجھ اتار دیا اور میرے ذکر کو بلند فرمایا۔ مجھ کو تمام انبیاء کا خاتم اور سردار فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بے شک ان تمام چیزوں میں حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تم سب پر فضیلت حاصل ہے۔ پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تین برتن پیش ہوئے جن کے منہ بند تھے۔ ان میں سے ایک برتن لایا گیا جس میں پانی تھا۔ عرض کیا نوش فرمائیں آپ نے اس سے کچھ پیا پھر دوسرا برتن پیش ہوا اس میں دودھ تھا۔ کہا گیا نوش فرمائیں۔ آپ نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر تیسرا برتن پیش ہوا جس میں شراب تھی۔ عرض کیا گیا نوش فرمائیں۔ فرمایا اب مجھے خواہش نہیں میں سیراب ہو گیا ہوں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ! واضح رہے کہ یہ شراب عنقریب آپ کی امت پر حرام ہونے والی ہے۔ اگر آپ اس سے آج کچھ پی لیتے تو آپ کی امت کے کچھ لوگ ہی اس سے بچتے۔ پھر آسمان دنیا کی طرف عروج فرمایا۔ حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوایا تو جواب آیا آپ کون؟ آپ نے فرمایا میں جبرئیل ہوں۔ آواز آئی آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ فرشتوں نے کہا کیا ان کو لانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ بولے ہاں۔ سب ملائکہ نے کہا اللہ تعالیٰ سلامت رکھے ہمارے بھائی اور اپنے نائب مطلق کو۔ یہ بہترین بھائی اور بہترین خلیفہ ہیں۔ ہم سب ان کی آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ جب آپ دروازہ میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک شخص ہیں جو اپنے قد وقامت میں کامل و

اکمل ہیں کسی عضو میں کسی طرح کی کوئی خامی نہیں جیسا کہ عموماً ہوتا ہے۔ان کے داہنی طرف ایک دروازہ ہے جس سے پاکیزہ ہوا آرہی ہے اور بائیں طرف ایک دروازہ ہے جس سے بدبودار ہوا آتی ہے۔داہنی طرف دیکھ کر خوش ہوتے ہیں لیکن بائیں طرف نظر کر کے روتے اور غم زدہ ہوتے ہیں۔حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جبرئیل سے پوچھا اے جبرئیل! یہ بزرگ انسان قد وقامت میں صحیح جس میں کسی طرح کا کوئی نقص نہیں، یہ کون ہیں؟ اور دونوں دروازے کیسے ہیں؟ عرض کیا یہ آپ کے والد محترم حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور یہ داہنی طرف دروازہ جنت کا دروازہ ہے۔ جب اپنی اولاد کو اس میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور بائیں طرف دروازہ دوزخ کا ہے۔ جب اپنی اولاد کو اس میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں تو رنجیدہ ہوتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور کے ساتھ دوسرے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوایا یہاں بھی وہی سوال ہوا آپ کون؟ فرمایا میں جبرئیل۔آواز آئی آپ کے ساتھ کون ہے؟ آپ نے فرمایا میرے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ندا ہوئی کیا ان کی طرف آپ کو بھیجا گیا تھا؟ بولے ہاں۔تمام فرشتوں نے وہی کلمات کہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی کو سلامت رکھے اور اپنے نائب مطلق کو۔یہ بہترین بھائی اور خلیفہ ہیں۔ہم سب ان کی آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں۔وہاں دو جوانوں سے ملاقات ہوئی۔فرمایا اے جبرئیل! یہ دونوں کون ہیں؟ عرض کیا یہ حضرت عیسیٰ بن مریم اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ یعنی دونوں خالہ زاد بھائی۔ پھر تیسرے آسمان پر لے کر پہنچے اور دروازہ کھولنے کے لیے دستک دی تو جواب آیا آپ کون؟ آپ نے کہا میں جبرئیل۔ بولے آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔بولے کیا آپ کو ان کے پاس بھیجا

گیا تھا؟ فرمایا ہاں۔ انھوں نے بھی حسب سابق دعائیں اور مبارک بادیاں پیش کیں۔ آپ جب وہاں تشریف لے گئے تو ایک ایسے صاحب سے ملاقات ہوئی جو حسن صورت میں تمام لوگوں پر فائق تھے اور حسن میں تمام مخلوق پر ان کی فضیلت ایسی تھی جیسے چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر۔ آپ نے فرمایا اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا یہ آپ کے بھائی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر چوتھے آسمان پر بھی وہی تفصیل رہی اور یہاں حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت جبرئیل نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو مقام رفیع عطا فرمایا۔ پھر پانچویں آسمان پر وہی معاملہ درپیش رہا۔ یہاں حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی۔ آپ بنو اسرائیل کو جمع کر کے واقعات سنا رہے تھے۔ پھر چھٹے آسمان پر اسی تفصیل کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی۔ آپ جب آگے گزر گئے تو حضرت موسیٰ نے گریہ فرمایا حضور نے وجہ دریافت کی تو حضرت جبرئیل بولے بنو اسرائیل یہ سمجھتے تھے کہ میں اولاد آدم میں اللہ کے یہاں سب سے مکرم و معزز ہوں اور یہ شخص تو مجھ سے بھی دنیا و آخرت میں سبقت لے گیا۔ اگر یہ فضیلت ان کی ذات ہی کو ہے تو کوئی پرواہ نہیں۔ لیکن ہر نبی کے ساتھ اس کی امت بھی ہوگی۔ پھر ساتویں آسمان پر عروج فرمایا۔ وہاں ایک ایسے صاحب سے ملاقات ہوئی جن کی داڑھی کھچڑی تھی جنت کے دروازہ پر کرسی پر تشریف فرما تھے ان کے پاس نہایت روشن چہرے والے لوگ بھی جن کی سفیدی کاغذ کے مثل تھی اور ایک گروہ ایسا بھی تھا جن کے رنگوں میں کچھ بھدّا پن تھا۔ یہ لوگ اپنے مقام سے اُٹھ کر ایک نہر میں غسل کے لیے داخل ہوئے جب وہاں سے نکلے تو ان کا رنگ کچھ کھل گیا تھا۔ پھر دوسری نہر میں داخل ہو گئے اس مرتبہ نکلے تو رنگ خوب صاف ہو گیا تھا لیکن پھر تیسری نہر میں نہائے تو ان کے

چہروں کی روشنی ان کے ساتھیوں کی طرح ہوگئی اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ آکر بیٹھ گئے۔ حضور نے فرمایا اے جبرئیل! یہ کھچڑی داڑھی والے کون ہیں؟ اور یہ روشن چہروں والے اور پھر ان کے ساتھ غسل کر کے بیٹھنے والے کون ہیں؟ اور یہ نہریں کونسی ہیں؟ عرض کیا یہ بزرگ تو آپ کے والد مکرم حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ دنیا میں سب سے پہلے آپ کی ہی داڑھی کھچڑی ہوئی۔ اور یہ روشن چہروں والے وہ صاحب ایمان ہیں جنہوں نے ایمان کی حالت میں کبھی ظلم نہیں کیا۔ اور باقی دوسرے لوگ گنہگار ہیں لیکن توبہ کر کے مرے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ اور یہ نہریں اس طرح ہیں کہ پہلے رحمت کی نہر ہے دوسری نعمت کی اور تیسری شراب طہور کی۔

پھر حضور صاحب معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرۃ المنتہٰی پر تشریف فرما ہوئے۔ عرض کیا گیا یہ بیری کا درخت ہے یہاں ہر ایک کی انتہا ہے آپ کی امت اور آپ کے سوا۔ یہ ایسا درخت ہے کہ اس کی جڑ میں نہریں رواں ہیں جن کا پانی کبھی بودار نہیں ہوتا۔ اور دودھ کی نہریں جن کا مزہ کبھی نہیں بدلتا۔ اور شراب کی نہریں جس کے پینے سے لذت حاصل ہوتی ہے۔ اور صاف شہد کی نہریں۔ یہ ایسا درخت ہے کہ ستر سال تک اگر کوئی سوار اس کے سایہ میں چلے تو اس کو طے نہ کر پائے۔ اس کا ایک ایک پتہ ایک قوم کو ڈھانک لے اتنا کشادہ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے نور نے اس سدرہ کو ڈھانپ لیا اور ملائکہ اس پر چھائے تھے اور کیفیت وہ تھی کہ جو کووں کے کسی درخت پر اُترنے کے وقت ہوتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام فرمایا۔ ارشاد فرمایا اے محبوب! مانگو۔ آپ نے عرض کیا اے اللہ! تو نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلیل بنایا اور ملک عظیم سے نوازا۔ حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا۔ حضرت داؤد کو ملک عظیم

بخشا، لوہے کو ان کے ہاتھوں میں نرم کیا، پہاڑوں کو ان کے تابع کیا۔ حضرت سلیمان کو ملک عظیم عنایت کیا، جن وانس اور شیاطین کو ان کے تابع فرمان کیا، ہوا ان کے تابع رہتی اور ایسا ملک بخشا کہ ان کے بعد کسی کو نہ ملا۔ حضرت عیسیٰ کو تورات وانجیل کا علم عطا کیا، اندھے اور سفید داغ والے ان سے شفا پاتے، مردے تیرے حکم سے ان کے ذریعہ زندہ ہوتے، ان کو اور ان کی والدہ کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا اے محبوب! میں نے تمہیں حبیب وخلیل کیا اور تورات میں حبیب اللہ لقب نازل فرمایا، تمام لوگوں کی طرف تم کو بشیر ونذیر بنا کر مبعوث فرمایا، تمہارے لیے سینہ کشادہ کیا، تمہارا بوجھ ہلکا کیا، تمہارا ذکر بلند کیا، لہٰذا ہمیشہ میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر ہوگا، تمہاری امت کو افضل امت بنایا، تمہاری امت سب میں اول بھی ہے اور سب میں آخر بھی اور میں نے آپ کی امت کے لیے لازم کیا کہ وہ اپنے خطبوں میں اس بات کی گواہی دیں کہ آپ میرے بندے اور رسول ہیں۔ میں نے آپ کی امت میں کچھ ایسے لوگ بھی پیدا فرمائے جن کے قلوب نہایت رقیق ہوں گے۔ میں نے آپ کو نبیوں میں سب سے پہلے پیدا کیا اور آخر میں مبعوث فرمایا اور سب سے پہلے آپ جنت میں داخل ہوں گے اور میں نے آپ کو سبع مثانی یعنی سورۂ فاتحہ جیسی عظیم سورہ عطا کی جو بار بار تلاوت کی جاتی ہے۔ اس سے پہلے ایسی عظیم سورہ کسی نبی کو عطا نہ ہوئی۔ میں نے تمہیں حوض کوثر عطا کیا اور مزید آٹھ چیزیں عطا کیں۔ اسلام، ہجرت، جہاد، زکوٰۃ، نماز، رمضان کے روزے، بھلی بات کا حکم دینا، برائی سے روکنا۔ اور میں نے تم کو فاتح باب نبوت اور خاتم الانبیاء بنایا۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے میرے رب نے چھ چیزوں سے فضیلت دی۔ مجھے ایسا کلام بخشا جس کی عبارت کم ہوتی ہے اور معانی کثیر اور ایسا کلام جو فصاحت و

بلاغت میں نہایت کو پہنچا ہوا ہے، رموز و اسرار اور علم و حکمت کو کھولنے والا، مقاصد و مطالب کو بخوبی بیان کرنے والا۔ مجھے تمام لوگوں کی طرف بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا۔ دشمن کے دل میں میرا رعب ایک ماہ کی مسافت سے ہی ڈال دیا جاتا۔ میرے لیے مال غنیمت حلال کر دیا گیا جو مجھ سے قبل کسی کے لیے حلال نہ ہوا۔ تمام روئے زمین میرے لیے پاکی کا ذریعہ اور نماز پڑھنے کی جگہ بنا دی گئی۔

حضور فرماتے ہیں پھر مجھ پر پچاس وقت کی نمازیں فرض فرمائیں۔ جب حضور کا گزر واپسی میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے ہوا تو آپ نے عرض کیا آپ پر کیا لازم کیا گیا؟ فرمایا پچاس نمازیں۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گزارش کی آپ اپنے رب کے حضور جائیے اور اس میں کچھ تخفیف کرائیے کہ آپ کی امت تمام امتوں میں ناتواں امت ہے، میں نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو اس سلسلے میں آزمالیا ہے۔ حضور یہ سن کر اپنے رب کے حضور آئے اور تخفیف کے طالب ہوئے۔ لہٰذا دس نمازیں معاف کر دی گئیں۔ پھر جب حضرت موسیٰ کے پاس آئے تو آپ نے پھر وہی بات کہی حضور پھر واپس ہوئے اور اس مرتبہ بھی دس نمازیں معاف ہوئیں۔ پھر جب واپسی میں ملاقات ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا اب کتنی نمازیں باقی ہیں؟ فرمایا تیس نمازیں۔ آپ نے پھر وہی عرض کیا۔ حضور پھر بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوئے اور تخفیف کے طالب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں اور معاف فرمادیں۔ پھر ملاقات پر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید تخفیف کا مشورہ دیا۔ آپ نے بارگاہ خداوند قدوس میں حاضر ہو کر تخفیف چاہی اور دس نمازیں پھر معاف کر دی گئیں۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشورہ اب بھی یہ ہی ہوا کہ مزید تخفیف کرائیے، آپ کی امت اس بوجھ کو اُٹھا نہیں سکے

گی۔آپ اس مرتبہ نہایت ندامت و شرمندگی کے ساتھ بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوئے اور تخفیف کے طالب ہوئے۔اس مرتبہ پانچ نمازیں معاف ہوئیں۔لیکن حضرت موسیٰ کا مشورہ یہ تھا کہ آپ پھر اپنے رب کے حضور جایئے اور تخفیف کرایئے۔حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس مرتبہ نہایت شرمندگی کے عالم میں حاضر ہوا تھا اب میں مزید تخفیف کے لیے جانے سے قاصر ہوں۔ندا ہوئی آپ نے ان پانچ نمازوں کے ذریعہ آزمائش پر صبر کیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے یہاں سے ان پانچ کا بدلہ پچاس کی صورت میں ملے گا کہ ایک نیکی کا ثواب دس ملتا ہے۔حضور رحمت دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس حکم الٰہی اور مژدہ سے پورے طور پر راضی ہو گئے۔

جب پہلی مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے گزر ہوا تھا تو آپ نے کچھ شدت محسوس کی تھی لیکن جب واپس تشریف لائے تو حضرت موسیٰ کی ملاقات ہی سب سے زیادہ خیر خواہی کا ذریعہ ثابت ہوئی۔(تفسیر ابن جریر)

معراج میں رب تبارک وتعالیٰ کا دیدار

• حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے رب عزوجل کا دیدار کیا۔

(مسند احمد بن حنبل، مجمع الزوائد، کنز العمال، شفا)

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں

امام جلال الدین سیوطی خصائص کبریٰ اور علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں یہ حدیث بسند صحیح ہے۔(منبہ المنیہ)

• حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شرف کلام سے مشرف فرمایا اور مجھے اپنے وجہ کریم کے دیدار پر انوار سے نوازا اور مجھے مقام محمود اور حوض کوثر کے ذریعے فضیلت عطا فرمائی۔ (تاریخ دمشق، کنز العمال)

• حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے فرمایا میں نے ابراہیم کو اپنی دوستی دی اور موسیٰ سے کلام فرمایا اور تمہیں اے محمد! مواجہ بخشا کہ بے پردہ وحجاب تم نے میرا جمال پاک دیکھا۔ (منبہ المنیہ)

• حضرت اسماء بنت امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہیٰ کی صورت وسیرت اور اوصاف بیان کرتے ہوئے سنا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے وہاں کیا دیکھا؟ فرمایا میں نے وہاں اپنے رب عزوجل کا دیدار کیا۔

• حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ملاقات عرفات میں حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی آپ نے ان سے کوئی بات دریافت کی اس پر حضرت کعب نے ایسی بلند آواز سے نعرہ لگایا کہ پہاڑ گونج اٹھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہم بنو ہاشم ہیں۔ حضرت کعب نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنا دیدار اور کلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان تقسیم فرمایا۔ حضرت موسیٰ نے دو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے شرف ہم کلامی حاصل کیا اور حضور دو مرتبہ دیدار الٰہی سے مشرف ہوئے۔ (جامع ترمذی)

• حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کا دیدار کیا۔ حضرت عکرمہ آپ کے شاگرد کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں

لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ ز وَهُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ ج

(آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں۔)

(ترجمہ کنزالایمان)

آپ نے فرمایا افسوس تم سمجھے نہیں یہ اس وقت ہے جب کہ اس نور کے ساتھ تجلی فرمائے جو اس کا نور ہے۔ حضور نے اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا۔ (جامع ترمذی)

• حضرت عبداللہ بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کرا بھیجا کیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ انھوں نے جواب دیا ہاں۔ (مسند ابن اسحاق)

• حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے شاگرد کہتے ہیں میں نے عرض کی کیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا؟ فرمایا ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے لیے کلام رکھا اور حضرت ابراہیم کے لیے دوستی اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے دیدار۔ اور بے شک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دو مرتبہ دیکھا۔ (معجم کبیر)

• حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کیا حضرت ابراہیم کے لیے دوستی، حضرت موسیٰ کے لیے کلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

لیے دیدار ہونے میں تمہیں کچھ اچنبھا ہے۔ (مستدرک)

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں

حاکم نے امام بخاری کی شرط پر اس حدیث کو صحیح کہا اور امام قسطلانی و زرقانی نے فرمایا اس کی سند جید ہے۔ (منبہ المنیہ)

• حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے تھے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبار اپنے رب کو دیکھا۔ ایک بار اس آنکھ سے اور ایک بار دل کی آنکھ سے۔ (معجم اوسط، تفسیر بغوی)

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں

امام سیوطی، امام قسطلانی، علامہ شامی اور علامہ زرقانی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

(منبہ المنیہ)

• حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عز وجل کو دیکھا۔ (صحیح ابن خزیمہ، تفسیر بغوی)

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں

امام احمد قسطلانی اور علامہ عبدالباقی زرقانی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی ہے۔

(منبہ المنیہ)

• حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ قسم کھا کر فرمایا کرتے تھے بے شک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔

(مصنف عبدالرزاق، تفسیر بغوی)

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں

حضرت عروہ بن زبیر کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی کے بیٹے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے ہیں آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شب معراج دیدار الٰہی ہونا مانتے تھے۔ان پر اس کا انکار سخت گراں گزرتا۔

(صحیح ابن خزیمہ)

یونہی کعب احبار عالم کتب سابقہ، امام ابن شہاب زہری قرشی، امام مجاہد مخزومی مکی، امام عکرمہ بن عبداللہ مدنی ہاشمی، امام عطا ابن ابی رباح قرشی مکی استاذ امام ابوحنیفہ، امام مسلم بن صبیح ابوالضحیٰ کوفی وغیرہم جمیع تلامذۂ عالم قرآن حبر الامۃ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بھی یہ ہی مذہب ہے۔

- علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض میں فرماتے ہیں

مذہب اصح وارجح یہی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسریٰ اپنے رب کو بچشم سر دیکھا جیسا کہ جمہور صحابۂ کرام کا یہی مذہب ہے۔

- امام نووی شرح صحیح مسلم میں پھر علامہ محمد بن عبدالباقی شرح مواہب میں فرماتے ہیں

جمہور علماء کے نزدیک راجح یہ ہی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اپنے رب کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا۔

•••••

معراج کی شب جنت کی سیر

• حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ! شب معراج کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ط اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ○

(پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصا تک جس کے گردا گرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے۔)

(ترجمہ کنزالایمان)

پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تفصیل یوں ارشاد فرمائی اس وقت جب کہ میں مسجد حرام کی حدود میں آرام فرما تھا تو مجھے کسی نے آکر جگایا میں نے بیدار ہوکر ادھر ادھر دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا تو میں دوبارہ آرام کرنے لگا۔ پھر کسی نے آکر جگایا لیکن اس مرتبہ بھی کوئی نظر نہ آیا اور میں سوگیا۔ پھر کسی نے بیدار کیا لیکن اس مرتبہ بھی کوئی نہیں تھا۔ میں اسی خیال میں اندازہ سے مسجد حرام سے باہر آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں ایک جانور کے قریب کھڑا ہوں۔ یہ تمہارے گھوڑوں اور خچروں کے مشابہ تھا اور کان لمبے تھے، اس کو براق کہا جاتا ہے، انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی مجھ سے قبل اس پر سوار ہوئے تھے۔ حد نگاہ پر اس کا قدم پڑتا تھا۔ میں اس پر سوار ہوکر چلنے لگا کہ راستہ میں داہنی جانب سے مجھے کسی نے آواز دی اے محمد! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میری طرف نظر فرمائیں۔ میں

کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ دومرتبہ آواز آئی لیکن میں نے کوئی جواب نہ دیا اور نہ رکا۔ پھر آگے چل کر اسی طرح ایک آواز آئی لیکن میں وہاں بھی نہ رکا۔ میں سفر کرہی رہا تھا کہ اچانک ایک عورت کلائی کھولے سامنے آئی جو ہر طرح کی زینت سے آراستہ تھی۔ اس نے بھی اسی طرح آواز دی مگر میں نے کوئی جواب نہ دیا اور نہ اس کی طرف دیکھا یہاں تک کہ میں بیت المقدس پہنچ گیا۔ میں نے اسی احاطہ میں براق کو باندھا جہاں انبیائے کرام باندھتے تھے۔

اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام دو پیالے لے کر آئے۔ ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ۔ میں نے دودھ پی لیا اور شراب کے پیالے کو چھوڑ دیا۔ حضرت جبرئیل نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے فطرت سلیمہ کے مطابق کیا۔ میں نے اس توفیق ربانی پر تکبیر پڑھی۔ پھر حضرت جبرئیل نے پوچھا یارسول اللہ! میں آپ کے چہرۂ اقدس میں کچھ محسوس کررہا ہوں۔ فرمایا میں نے تینوں آوازوں کی بابت بتایا۔ عرض کیا یارسول اللہ! پہلی آواز یہودیوں کی تھی۔ اگر آپ جواب دے دیتے تو آپ کی امت کے لوگ یہودی ہوجاتے۔ دوسری آواز نصاریٰ کی تھی۔ وہاں بھی جواب دینے پر امت کے نصرانی ہوجانے کا خطرہ تھا۔ اور تیسری آواز جو عورت کی شکل میں تھی وہ دنیا تھی کہ اگر آپ جواب دیتے تو آپ کی امت آخرت کے مقابلے میں دنیا کو پسند کرلیتی۔

فرمایا پھر میں حضرت جبرئیل کے ساتھ بیت المقدس میں داخل ہوا اور نماز ادا کی۔ اس کے بعد معراج (سیڑھی) لائی گئی جس پر چڑھ کر مومنین کی روحیں آسمان پر جاتی ہیں۔ مخلوق نے اس سے زیادہ خوب صورت کوئی سیڑھی نہ دیکھی ہوگی۔ ہاں آدمی کی روح قبض ہوتے ہی اس کا دیدار کرتی ہے۔ اس کے ذریعے میں حضرت جبرئیل کے ساتھ آسمان پر گیا تو وہاں پہلے ایک اسماعیل نامی فرشتے سے ملاقات ہوئی جو آسمان دنیا پر متعین کیا گیا ہے۔ اس کے

سامنے ستر ہزار فرشتے ہیں اور ہر فرشتہ کی جماعت ایک لاکھ فرشتوں پر مشتمل تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی کے بارے میں فرمایا

وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَط

(اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔)

(ترجمہ کنزالایمان)

حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوایا آواز آئی کون؟ آپ نے کہا میں جبرئیل۔ آواز آئی۔ آپ کے ساتھ کون؟ آپ نے جواب دیا حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر ندا ہوئی۔ کیا ان کی طرف آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب میں کہا ہاں۔ آسمان پر پہنچنے کے بعد ہماری ملاقات حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہوئی اور آپ اس صورت میں تشریف فرما تھے جس پر آپ کو پیدا کیا گیا تھا۔ آپ پر آپ کی اولاد میں سے پاک روحیں پیش کی جاتیں تو آپ فرماتے ان کو اعلیٰ علین میں لے جاؤ۔ اور بد روحوں کے بارے میں فرماتے ان کو سجین میں قید کردو۔ پھر تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ میرا گزر ایک خوان کے پاس سے ہوا جس پر عمدہ گوشت کے چھوٹے چھوٹے پارچے چنے تھے لیکن اس کے قریب کوئی نہیں آرہا تھا۔ اور آگے ایک ایسا خوان تھا جس پر بدبودار سڑا ہوا گوشت تھا اور لوگ اس کو کھا رہے تھے۔ میں نے کہا اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں کہ حلال چیزیں چھوڑ کر حرام پر کمربستہ رہتے ہیں۔

فرمایا پھر تھوڑی دیر بعد ایک ایسی قوم کے پاس سے گزر ہوا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح تھے۔ جب کوئی اٹھنے کا ارادہ کرتا تو گر جاتا اور کہتا اے اللہ! قیامت قائم نہ ہو۔ یہ لوگ آل فرعون کی راہ پر دنیا میں گامزن رہے یعنی دنیاوی مال ومتاع جمع کرنے میں وقت

گزارتے۔ میں نے دیکھا کہ ایک قافلہ آتا اور ان کو روندتا چلا جاتا۔ اس وجہ سے ان کی چیخیں بلند ہوتیں اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں فریاد کرتے تھے۔ میں نے کہا اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا یہ آپ کی امت کے سود کھانے والے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ط

(قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھوکر مخبوط بنادیا ہو۔)

(ترجمہ کنزالایمان)

فرمایا پھر تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایسی قوم کو دیکھا جن کے ہونٹ اونٹوں کے ہونٹ کی طرح ہیں، ان کے منہ کھلوائے جاتے ہیں اور اس میں پتھر ڈالے جاتے ہیں، پھر ان کے نیچے سے نکلتے ہیں۔ میں نے ان کا شور وغل سنا جو وہ بارگاہ خداوند قدوس میں گڑگڑا رہے تھے۔ میں نے کہا اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ یہ یتیموں کا مال کھانے والے لوگ ہیں۔ بطور ظلم ان کا مال کھاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اِنَّمَا یَاْ کُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ط وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ○

(وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑ کتے دمڑے (آتش کدے) میں جائیں گے۔) (ترجمہ کنزالایمان)

پھر کچھ دیر بعد ہی ایسی عورتیں نظر آئیں جو سینے کے بل لٹکا دی گئی تھیں۔ میں نے خداوند قدوس کی بارگاہ میں ان کی گریہ وزاری سنی۔ میں نے کہا اے جبرئیل! یہ عورتیں کون ہیں؟ بولے یہ آپ کی امت کی زنا کار عورتیں ہیں۔ پھر تھوڑی دیر بعد ایسے لوگوں سے گزر ہوا کہ ان کے پہلو سے گوشت کا ٹکڑا کاٹا جاتا اور ان سے کھانے کو کہا جاتا کہ کھاؤ جس طرح تم اپنے بھائی کا گوشت کھاتے تھے۔ میں نے کہا اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا یہ آپ کی

امت کے وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے منہ پر عیب لگاتے اور پیٹھ پیچھے بدی کرتے تھے۔

پھر ہم دوسرے آسمان پر پہنچے۔ وہاں ایک ایسے حسین وجمیل شخص سے ملاقات ہوئی جن کا حسن و جمال لوگوں میں اس فضیلت کا حامل تھا جیسے چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر فضیلت حاصل ہے۔ میں نے کہا اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ کہا یہ آپ کے بھائی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور یہ ان کی قوم ہے۔ میں نے انھیں سلام کیا تو انھوں نے جواب دیا۔

پھر تیسرے آسمان پر پہنچے۔ وہاں حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی۔ ان کے ساتھ بھی ان کی قوم تھی۔ میں نے سلام کیا تو ان کی طرف سے جواب ملا۔

پھر چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا مقام ومرتبہ نہایت بلند فرمایا ہے۔ میں نے سلام کیا تو انھوں نے جواب دیا۔

پھر پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی۔ ان کی آدھی داڑھی سفید تھی اور آدھی سیاہ اور لمبائی میں ناف کے قریب۔ میں نے کہا اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ کہا یہ اپنی قوم کے محبوب ومعزز ہیں۔ یعنی حضرت ہارون بن عمران اور ان کے ساتھ ان کی قوم ہے۔ میں نے سلام کیا تو جواب ملا۔

پھر چھٹے آسمان پر پہنچے۔ وہاں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی۔ ان کے بال نہایت کثیر تھے، وہ کہہ رہے تھے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ میں ان کے مقابلہ اللہ تعالیٰ کے یہاں زیادہ معزز ہوں۔ بلکہ یہ مجھ سے نہایت معزز ومکرم ہیں۔ میں نے کہا اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ کہا یہ آپ کے بھائی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ ان کے

ساتھ ان کی قوم ہے۔ میں نے ان کو سلام کیا تو انھوں نے جواب دیا۔

پھر میں ساتویں آسمان پر پہنچا۔ وہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی کہ آپ بیت المعمور سے ٹیک لگائے بیٹھے ہیں اور لوگوں میں نہایت خوب صورت معلوم ہو رہے ہیں۔ میں نے کہا اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ کہا یہ آپ کے والد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور ان کے ساتھ یہ ان کی قوم ہے۔ میں نے ان کو سلام کیا تو انھوں نے جواب عنایت فرمایا۔ پھر مجھے میری امت دو گروہوں میں نظر آئی۔ ایک جماعت کاغذ کی مانند سفید لباس میں ملبوس تھی اور دوسری میلا کچیلا لباس پہنے تھی۔ اس کے بعد میں بیت المعمور میں داخل ہوا۔ میرے ساتھ سفید لباس والے بھی تھے لیکن گندے لباس والوں کو روک دیا گیا تھا۔ وہ گرمی اور تپش میں رہے۔ میں نے اپنے ساتھ والوں کے ساتھ بیت المعمور میں نماز ادا کی۔ پھر ہم وہاں سے نکلے۔

فرمایا بیت المعمور ایسا مقام ہے کہ ہر دن وہاں ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور جو ایک مرتبہ آچکے وہ قیامت تک دوبارہ نہیں آئیں گے۔ فرماتے ہیں پھر میں سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا۔ اس کا ایک ایک پتہ اتنا بڑا تھا کہ گویا اس امت کو ڈھانپ لے۔ وہاں ایک چشمہ جاری ہے جس کو سلسبیل کہتے ہیں۔ اس سے دو نہریں رواں ہیں ایک کوثر، دوسری نہر رحمت ۔ میں نے اس میں غسل کیا پھر مجھے یہ مژدہ ملا کہ تمہارے سبب سب اگلوں پچھلوں کی خطائیں معاف کر دی گئیں اور تمہیں ہر لغزش سے مامون و محفوظ کر دیا گیا۔

اس کے بعد میں جنت کی سیر کے لیے چلا تو مجھے ایک عورت سامنے سے آتی نظر آئی۔ فرمایا تو کون ہے؟ اور کس کے لیے ہے؟ اس نے عرض کیا میں زید بن حارثہ کی ہوں۔ پھر میں نے ایسی نہریں دیکھیں جن کا پانی بودار نہیں ہوتا اور دودھ کی نہریں جن کا مزہ نہیں بدلتا،

شراب کی نہریں جس کو پینے سے پینے والے کو لذت محسوس ہو اور صاف شفاف شہد کی نہریں، وہاں کے سیب ایسے جیسے بڑے ڈول، وہاں کے پرندے ایسے کہ بختی اونٹ۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی نعمتیں پیدا فرمائی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل پر اس کا خطرہ گزرا۔

پھر میرے سامنے دوزخ لائی گئی۔ اس میں اللہ تعالیٰ کا غضب تھا اور اس کا عذاب و سزا۔ اس میں ایک پتھر اور لوہا ڈال دیا جائے تو وہ اس کو کھا جائے۔ پھر وہ ہٹالی گئی۔

اس کے بعد سدرۃ المنتہیٰ مجھ پر پیش ہوا تو اس نے مجھے ڈھانپ لیا، اس وقت میرے اور رب عزوجل کے جلوے کے درمیان دو کمانوں یا اس سے بھی کم کا فاصلہ تھا۔ سدرۃ المنتہیٰ کے ہر پتہ پر ایک فرشتہ تھا۔ اس وقت مجھ پر پچاس نمازوں کا تحفہ فرض ہوا اور ساتھ ہی ندا ہوئی کہ ہر نیکی کے بدلے تمہارے لیے دس نیکیاں ہیں۔ جب کسی نیکی کا ارادہ کرو گے تو ایک نیکی لکھی جائے گی اور جب عمل کرو گے تو دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ اور جب کوئی ایک گناہ کا ارادہ کرے گا تو اس پر عمل سے پہلے کچھ مواخذہ نہ ہوگا اور عمل کرنے پر صرف ایک ہی گناہ لکھا جائے گا۔ یہ تحفہ لے کر میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے گزرا تو آپ نے عرض کیا آپ کو آپ کے رب نے کیا حکم فرمایا۔ میں نے کہا پچاس نمازیں۔ عرض کیا جایئے اور اس میں تخفیف کرایئے کہ آپ کی امت اس بار کو نہیں اٹھا سکے گی اور جب عاجز رہے گی تو انکار کر بیٹھے گی۔ میں اپنے رب کے حضور حاضر ہوا اور اپنی امت کے لیے تخفیف کا خواستگار ہوا کہ میری امت تمام امتوں میں ضعیف و ناتواں ہے۔ لہٰذا دس نمازیں معاف کر دی گئیں۔ اسی طرح میں اپنے رب کے حضور اور حضرت موسیٰ کے پاس آتا جاتا رہا یہاں تک کہ دس نمازیں باقی رہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہی

مشورہ دیا اس مرتبہ میری درخواست پر پانچ نمازیں اور معاف ہوئیں اور اب صرف پانچ باقی تھیں۔ سدرہ کے پاس ایک فرشتے نے مجھے ندا کی فریضہ تو مکمل رہا بندوں سے تخفیف کردی گئی کہ ہر نیکی کے بدلے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔

پھر حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی تو آپ کا مشورہ اب بھی یہی تھا کہ مزید تخفیف اور کرائیے۔ میں نے کہا اب مجھے تخفیف کے لیے رب کے حضور جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔

میں نے صبح کو اہل مکہ کے سامنے یہ عجائب وغرائب بیان فرمائے کہ میں رات بیت المقدس گیا، وہاں سے آسمانوں کی طرف سیر کی اور وہاں ایسا ایسا دیکھا۔ ابوجہل بن ہشام نے لوگوں سے کہا لوگو! محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے یہ تعجب خیز باتیں سنو کہہ رہے ہیں کہ میں رات میں بیت المقدس گیا اور اب صبح کو یہ ہم میں موجود ہیں۔ حالانکہ بیت المقدس آنے جانے میں دو ماہ لگ جاتے ہیں اور یہ صرف ایک رات میں ہو آئے۔

اس پر میں نے قریش کے ایک قافلہ کی بھی نشان دہی کی، کہ میں جب جارہا تھا تو وہ فلاں فلاں مقام پر نظر آیا اور جب میں لوٹا تو میں نے ان کو عقبہ کے پاس دیکھا ہے۔ ہر شخص، اس کا اونٹ اور اس کے ساز وسامان کا بھی میں نے پتہ دیا۔ اس پر ابوجہل بولا دیکھو یہ کچھ چیزوں کی خبر بھی دے رہے ہیں۔

مشرکین میں سے ایک شخص بولا میں بیت المقدس کو دوسروں کی نسبت خوب جانتا ہوں۔ اس کی عمارت، شکل وصورت اور پہاڑ کے قریب جائے وقوع سے بھی خوب واقف ہوں۔ اگر وہ سچ فرماتے ہیں تو میں ابھی آپ لوگوں کو بتاتا ہوں۔ اور غلط کہتے ہیں تو بھی میں تم کو بتاؤں گا۔ وہ مشرک آیا اور بولا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں لوگوں میں بیت المقدس سے بخوبی واقف ہوں بتائیے کہ اس کی عمارت، شکل وصورت اور اس کا جائے

وقوع کیسا ہے؟

حضور فرماتے ہیں کہ پھر بیت المقدس حضور کے سامنے اس طرح کردی گئی جیسے مالک مکان کے سامنے اس کا مکان ہو۔ آپ نے پوری تفصیل واضح طور پر بیان فرمادی۔ یہ سن کر وہ مشرک بولا آپ نے سچ کہا۔ پھر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سچ کہہ رہے ہیں۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی)

شب معراج تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی امامت فرمانا

● حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا معراج کی صبح میں نے اپنے آپ کو حجر اسود کے پاس پایا اور قریش مکہ مجھ سے سیر معراج کے بارے میں سوالات کررہے تھے۔ مجھ سے انھوں نے بیت المقدس کی متعدد چیزوں کے بارے میں پوچھا جن کو میں نے ذہن نشین نہ کیا تھا۔ مجھے اس چیز کا نہایت رنج ہوا جو اس سے پہلے نہ ہوا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا۔ میں اس کو بالکل عیاں دیکھ رہا تھا۔ انھوں نے جس چیز کے بارے میں بھی مجھ سے پوچھا میں نے ان کو پورے طور پر جوابات دیئے۔ میں نے خود کو انبیائے کرام کی ایک جماعت میں پایا تو دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں، وہ قد و قامت میں میانہ تن و توش کے گٹھے ہوئے جسم والے معلوم ہو رہے تھے جیسے قبیلۂ شنوہ کے لوگ۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ بھی کھڑے ہو کر نماز میں مشغول ہیں۔ حضرت عروہ بن مسعود ثقفی کو میں ان سے بہت زیادہ مشابہ پاتا ہوں۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی نماز میں کھڑے ہوئے مصروف ہیں۔ ان سے زیادہ مشابہت تمہارے صاحب کی ہے۔

یعنی حضور نے اپنے بارے میں فرمایا۔ پھر نماز کا وقت آیا تو میں نے امامت فرمائی اور تمام انبیائے کرام نے میرے پیچھے نماز پڑھی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو ندا آئی اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ حضرت مالک داروغۂ جہنم ہیں ان کو سلام کیجیے۔ میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انھوں نے ہی سلام میں پہل کی۔ (صحیح مسلم، کنز العمال)

● ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شب معراج حضرت جبرئیل علیہ السلام پورے راستے میرے ساتھ رہے یہاں تک کہ ہم بیت المقدس پہنچ گئے۔ براق اپنے رکنے کی جگہ ٹھہر گیا۔ میں نے اس کو وہاں باندھا۔ یہ ہی انبیائے کرام کے اترنے کی جگہ تھی۔ تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میرے پاس جمع ہو گئے۔ میں نے ان میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھی دیکھا۔ میں سمجھ رہا تھا کہ ان کا کوئی امام بھی ہوگا۔ اتنے میں حضرت جبرئیل نے مجھے آگے بڑھایا اور میں نے ان کی امامت فرمائی۔ پھر میں نے ان سے ان کی بعثت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے جواب دیا ہم سب توحید باری تعالیٰ کی تبلیغ کے لیے مبعوث کیے گئے تھے۔ (کنز العمال)

● حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شب معراج حضور کی ملاقات ایک جماعت سے ہوئی ان میں سے کسی نے حضور کو اس طرح سلام کیا **السلام علیک یا اول! السلام علیک یا آخر! السلام علیک یا حاشر!** حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کے سلام کا جواب عنایت فرمائیں۔ حضور نے جواب عنایت فرمایا۔ پھر دوسری جماعت سے ملاقات ہوئی تو وہاں بھی اسی طرح سلام و جواب کا سلسلہ رہا۔ اتنے میں سواری بیت المقدس پہنچ گئی۔ حضور کی خدمت میں پانی، دودھ اور

شراب کے پیالے پیش ہوئے۔ آپ نے دودھ کا پیالہ اختیار فرمایا۔ حضرت جبرئیل نے عرض کی یارسول اللہ! آپ نے فطرت سلیمہ کے مطابق کیا۔ اگر آپ پانی کا پیالہ پسند فرماتے تو آپ کی امت پانی میں غرق ہوجاتی اور اگر شراب لے لیتے تو آپ کی امت بہک جاتی۔ پھر حضرت آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام تک تمام انبیائے کرام حضور کے لیے جمع ہوئے اور حضور نے ان سب کو اس رات نماز پڑھائی۔

(تفسیر ابن جریر)

• حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شب معراج میرے لیے ایک جانور سواری کے لیے لایا گیا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا۔ لیکن اس کی رفتار اتنی تیز تھی کہ حد نگاہ پر اس کا قدم پڑتا۔ میں اس پر سوار ہوا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے ساتھ رہے۔ میں چل رہا تھا کہ حضرت جبرئیل نے عرض کیا یہاں تشریف فرما ہوکر نماز ادا فرمایئے۔ میں نے نماز پڑھی۔ جب فارغ ہوا تو کہنے لگے کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی؟ پھر خود ہی کہا آپ نے سرزمین طیبہ پر نماز پڑھی ہے اور اسی کی طرف آپ ہجرت کرکے تشریف لائیں گے۔ پھر ایک دوسرے مقام پر نماز پڑھنے کے لیے کہا تو میں نے وہاں بھی نماز پڑھی۔ فراغت کے بعد بولے کیا آپ اس مقام کو پہچانتے ہیں؟ پھر خود ہی بتایا یہ مقام طور سینا ہے جہاں اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا تھا۔ پھر ایک تیسرے مقام پر نماز کی درخواست کی تو میں اترا اور نماز ادا کی۔ کہنے لگے کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کون سا مقام ہے؟ پھر خود ہی یوں بولے یہ مقام بیت اللحم ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت مبارکہ ہوئی۔ پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا۔ وہاں میرے لیے تمام انبیاء ومرسلین صلوات اللہ تعالیٰ و

سلامہ علیہم اجمعین پہلے سے موجود تھے۔ حضرت جبرئیل نے مجھے آگے بڑھایا اور میں نے سب کی امامت فرمائی۔ (سنن نسائی)

• حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شب معراج میرے لیے براق لایا گیا۔ میں اور حضرت جبرئیل اس پر سوار ہوئے اور وہ ہمیں لے کر روانہ ہوا۔ جب کسی پہاڑ پر چڑھتا تو اس کے پچھلے پاؤں بڑے ہو جاتے اور جب اُترتا تو اگلے پاؤں لمبے ہو جاتے۔ یہاں تک کہ ہم بیت المقدس پہنچ گئے۔ میں نے اسی احاطے میں اپنا براق باندھا جہاں دوسرے انبیائے کرام اپنی سواری باندھتے تھے۔ پھر میں مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا۔ میرے لیے تمام انبیائے کرام جمع کیے گئے جن کا تذکرہ قرآن کریم میں ہے یا نہیں۔ پھر میں نے ان سب کو نماز پڑھائی۔

(کنز العمال)

• حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ بہت لوگ جمع ہو گئے، مؤذن نے اذان کہی اور نماز برپا ہوئی۔ ہم سب صف باندھے منتظر تھے کہ کون امام ہوتا ہے۔ جبرئیل نے میرا ہاتھ پکڑ کر آگے کیا۔ میں نے نماز پڑھائی۔ سلام پھیرا تو حضرت جبرئیل نے عرض کی حضور نے جانا کہ یہ کس کس نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی؟ فرمایا نہ۔ عرض کی ہر نبی کہ خدا نے بھیجا حضور کے پیچھے نماز میں تھا۔ (تفسیر ابن ابی حاتم، درمنثور)

• حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ شب معراج حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سیر کرائی گئی اور جب آپ جنت میں داخل ہوئے تو ایک طرف کسی کی آہٹ سنائی دی۔ فرمایا اے جبرئیل! یہ کون ہے؟ عرض کیا یہ آپ کے مؤذن حضرت

بلال ہیں۔ حضور جب واپس تشریف لائے تو لوگوں کو بتایا کہ بلال کامیاب ہوئے۔ میں نے ان کے بارے میں ایسا ایسا دیکھا ہے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی تو آپ نے حضور کو مرحبا بالنبی الامی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ ان کا حلیہ شریف ایسا تھا کہ ایک لمبے قد والے اور بال سیدھے کانوں تک یا ان سے اوپر تک۔ حضور نے فرمایا اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا یہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر تھوڑی دیر بعد حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی۔ انھوں نے خوش آمدید کہا۔ حضور نے فرمایا اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا یہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر آگے چل کر ایک جلیل القدر شیخ جن کے چہرۂ اقدس سے رعب و دبدبہ ظاہر تھا ملاقات ہوئی۔ انھوں نے بھی مرحبا کہا اور سلام کیا۔ بلکہ جہاں سے بھی حضور گزرے سب نے سلام پیش کیا۔ فرمایا اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا یہ آپ کے والد محترم حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر حضور نے جہنم کی طرف دیکھا تو اس میں ایک گروہ نظر آیا جو مردار کھا رہا تھا۔ فرمایا اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبت کر کے ان کا گوشت کھاتے تھے۔ ایک شخص ایسا بھی نظر آیا جو سرخ رنگ اور زرد آنکھوں والا تھا، جس کا جسم گٹھا ہوا اور بال بکھرے ہوئے تھے۔ فرمایا اے جبرئیل! یہ کون ہے؟ عرض کیا یہ وہ شخص ہے جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی معجزہ نما اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں۔ اس کے بعد جب حضور مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے تو نماز شروع کی پھر ادھر ادھر دیکھا تو یہ منظر تھا کہ سب انبیائے کرام حضور کے ساتھ نماز میں مشغول تھے۔

(مسند امام احمد بن حنبل)

● حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک جماعت انبیاء جس میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام تھے میرے لیے اٹھائی گئی۔ میں نے انھیں نماز پڑھائی۔ (معجم کبیر)

• حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نماز پڑھائی۔ اس کے بعد حضور کی خدمت میں دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ الیٰ اٰخرہ. (مسند ابن اسحاق)

• حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شب معراج حضرت جبرئیل نے اذان کہی اور آسمان سے فرشتے اترے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کے لیے مرسلین جمع فرما کر بھیجے۔ حضور نے ملائکہ و مرسلین کی امامت فرمائی۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج ملائکہ کی امامت فرمائی

• ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شب معراج جب میں آسمانوں پر تشریف لے گیا تو جبرئیل نے اذان دی۔ ملائکہ سمجھے ہمیں جبرئیل نماز پڑھائیں گے۔ جبرئیل نے مجھے آگے کیا۔ میں نے ملائکہ کی امامت فرمائی۔ (در منثور، تجلی الیقین)

• • • • •

(ماخذ جامع الاحادیث)

معراج نظم نذر گدا بحضور سلطانُ الانبیا علیہ افضل الصّلوٰۃ والثنا

در تہنیت شادی اسرا

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لئے تھے

بہار ہے شادیاں مبارک چمن کو آبادیاں مبارک
ملک فلک اپنی اپنی لے میں یہ گھر عنادل کا بولتے تھے

وہاں فلک پر یہاں زمیں میں رچی تھی شادی مچی تھی دھومیں
اُدھر سے انوار ہنستے آتے اِدھر سے نفحات اُٹھ رہے تھے

یہ چھوٹ پڑتی تھی اُن کے رُخ کی کہ عرش تک چاندنی تھی چھٹکی
وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نصب آئنے تھے

نئی دلھن کی پھبن میں کعبہ نکھر کے سنورا سنور کے نکھرا
حجر کے صدقے کمر کے اِک تِل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

نظر میں دولھا کے پیارے جلوے حیا سے محراب سر جھکائے
سیاہ پردے کے منھ پر آنچل تجلّیِ ذاتِ بحت سے تھے

خوشی کے بادل امنڈ کے آئے دلوں کے طاؤس رنگ لائے
وہ نغمۂ نعت کا سماں تھا حرم کو خود وجد آ رہے تھے

یہ جھوما میزابِ زر کا جھومر کہ آرہا کان پر ڈھلک کر
پھوہار برسی تو موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے

دلھن کی خوشبو سے مست کپڑے نسیم گستاخ آنچلوں سے
غلافِ مشکیں جو اڑ رہا تھا غزال نافے بسا رہے تھے

پہاڑیوں کا وہ حسن تزئیں وہ اونچی چوٹی وہ ناز و تمکیں!
صبا سے سبزہ میں لہریں آتیں دوپٹے دھانی چنے ہوئے تھے

نہا کے نہروں نے وہ چمکتا لباس آبِ رواں کا پہنا
کہ موجیں چھڑیاں تھیں دھار لچکا حبابِ تاباں کے تھل ٹکے تھے

پرانا پر داغ ملگجا تھا اٹھا دیا فرش چاندنی کا
ہجومِ تارِ نگہ سے کوسوں قدم قدم فرش بادلے تھے

غبار بن کر نثار جائیں کہاں اب اُس رہ گزر کو پائیں
ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے

خدا ہی دے صبر جانِ پرغم دکھاؤں کیوں کر تجھے وہ عالم
جب اُن کو جھرمٹ میں لے کے قدسی جناں کا دولھا بنا رہے تھے

اتار کر اُن کے رخ کا صدقہ یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے

وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لیے تھے

بچا جو تلووں کا ان کے دھوون بنا وہ جنّت کا رنگ و روغن
جنھوں نے دولھا کی پائی اُترن وہ پھول گلزارِ نور کے تھے

خبر یہ تحویلِ مہر کی تھی کہ رُت سہانی گھڑی پھرے گی
وہاں کی پوشاک زیبِ تن کی یہاں کا جوڑا اَبڑھا چکے تھے

تجلیِ حق کا سہرا سر پر صلوٰۃ و تسلیم کی نچھاور
دو رُویہ قدسی پَرے جما کر کھڑے سلامی کے واسطے تھے

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اُترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامُرادی کے دن لکھے تھے

ابھی نہ آئے تھے پشتِ زیں تک کہ سر ہوئی مغفرت کی شلّک
صدا شفاعت نے دی مُبارک گناہ مستانہ جھومتے تھے

عجب نہ تھا رخش کا چمکنا غزالِ دم خوردہ سا بھڑکنا
شعاعیں بکے اُڑا رہی تھیں تڑپتے آنکھوں پہ صاعقے تھے

ہجومِ اُمید ہے گھٹاؤ مُرادیں دے کر انھیں ہٹاؤ
ادب کی باگیں لیے بڑھاؤ ملائکہ میں یہ غلغلے تھے

اٹھی جو گردِ رہِ منوّر وہ نور برسا کہ راستے بھر
گھرے تھے بادل بھرے تھے جل تھل امنڈ کے جنگل اُبل رہے تھے

سِتم کیا کیسی مَت کٹی تھی قمر وہ خاک اُن کے رہ گزر کی
اٹھا نہ لایا کہ ملتے ملتے یہ داغ سب دیکھنا مٹے تھے

بُراق کے نقش سُم کے صدقے وہ گل کھلائے کہ سارے رستے
مہکتے گلبن لہکتے گلشن ہرے بھرے لہلہا رہے تھے

نمازِ اقصیٰ میں تھا یہی سِر عیاں ہوں معنیِ اوّل آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

یہ اُن کی آمد کا دبدبہ تھا نکھار ہر شئے کا ہو رہا تھا
نجوم و افلاک جام و مینا اجالتے تھے کھنگالتے تھے

نقاب الٹے وہ مہرِ انور جلال رُخسار گرمیوں پر!
فلک کو ہیبت سے تپ چڑھی تھی تپکتے انجم کے آبلے تھے

یہ جوششِ نور کا اثر تھا کہ آبِ گوہر کمر کمر تھا
صفائے رہ سے پھسل پھسل کر ستارے قدموں پہ لوٹتے تھے

بڑھا یہ لہرا کے بحرِ وحدت کہ دُھل گیا نامِ ریگِ کثرت
فلک کے ٹیلوں کی کیا حقیقت یہ عرش و کرسی دو بلبلے تھے

وہ ظلِّ رحمت وہ رخ کے جلوے کہ تارے چھپتے نہ کھلنے پاتے
سنہری زربفت اودی اطلس یہ تھان سب دھوپ چھاؤں کے تھے

چلا وہ سروِ چماں خراماں نہ رُک سکا سِدرہ سے بھی داماں
پلک جھپکتی رہی وہ کب کے سب این و آں سے گزر چکے تھے

جھلک سی اِک قدسیوں پر آئی ہوا بھی دامن کی پھر نہ پائی
سواری دولھا کی دُور پہنچی برات میں ہوش ہی گئے تھے

تھکے تھے رُوح الامیں کے بازو چھٹا وہ دامن کہاں وہ پہلو
رکاب چھوٹی امید ٹوٹی نگاہ حسرت کے ولولے تھے

روش کی گرمی کو جس نے سوچا دماغ سے اِک بھبوکا پھُوٹا
خِرد کے جنگل میں پھُول چمکا دَہر دَہر پیڑ جل رہے تھے

جِلو میں جو مرغِ عقل اڑے تھے عجب بُرے حالوں گرتے پڑتے
وہ سدرہ ہی پر رہے تھے تھک کر چڑھا تھا دم تیور آگئے تھے

قوی تھے مرغانِ وہم کے پَر اڑے تو اڑنے کو اور دَم بھر
اٹھائی سینے کی ایسی ٹھوکر کہ خونِ اندیشہ تھوکتے تھے

سُنا یہ اتنے میں عرشِ حق نے کہ لے مبارک ہوں تاج والے
وہی قدم خیر سے پھر آئے جو پہلے تاجِ شرف ترے تھے

یہ سن کے بے خود پکار اٹھا نثار جاؤں کہاں ہیں آقا
پھر ان کے تلووں کا پاؤں بوسہ یہ میری آنکھوں کے دن پھرے تھے

جھکا تھا مجرے کو عرشِ اعلیٰ گرے تھے سجدے میں بزمِ بالا
یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا وہ گرد قربان ہو رہے تھے

ضیائیں کچھ عرش پر یہ آئیں کہ ساری قندیلیں جھلملائیں
حضورِ خورشید کیا چمکتے چراغ منھ اپنا دیکھتے تھے

یہی سماں تھا کہ پیکِ رحمت خبر یہ لایا کہ چلیے حضرت
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے

بڑھ اے محمّد قریں ہو احمد قریب آ سرورِ ممجّد
نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کیا سماں تھا یہ کیا مزے تھے

تبارک اللّٰہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

خرد سے کہدو کہ سر جھکا لے گماں سے گزرے گزرنے والے
پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے

سُراغ این و متیٰ کہاں تھا نشانِ کیف و اِلیٰ کہاں تھا
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگِ منزل نہ مرحلے تھے

اُدھر سے پیہم تقاضے آنا اِدھر تھا مشکل قدم بڑھانا
جلال و ہیبت کا سامنا تھا جمال و رحمت ابھارتے تھے

بڑھے تو لیکن جھجکتے ڈرتے حیا سے جھکتے ادب سے رکتے
جو قرب انھیں کی روش پہ رکھتے تو لاکھوں منزل کے فاصلے تھے

پران کا بڑھنا تو نام کو تھا حقیقۃً فعل تھا اُدھر کا
تنزّلوں میں ترقی افزا دنیٰ تدلّٰے کے سلسلے تھے

ہوا نہ آخر کہ ایک بجرا تموجِ بحرِ ہُو میں اُبھرا
دنیٰ کی گودی میں ان کو لے کر فنا کے لنگر اٹھا دیے تھے

کسے ملے گھاٹ کا کنارا کدھر سے گزرا کہاں اتارا
بھرا جو مثلِ نظر طرارا وہ اپنی آنکھوں سے خود چھپے تھے

اٹھے جو قصرِ دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ بھی نہ تھے ارے تھے

وہ باغ کچھ ایسا رنگ لایا کہ غنچہ و گل کا فرق اٹھایا
گرہ میں کلیوں کی باغ پھولے گلوں کے تکمے لگے ہوئے تھے

محیط و مرکز میں فرق مشکل رہے نہ فاصل خطوط واصل
کمانیں حیرت میں سر جھکائے عجیب چکر میں دائرے تھے

حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے

زبانیں سوکھی دکھا کے موجیں تڑپ رہی تھیں کہ پانی پائیں
بھنور کو یہ ضعفِ تشنگی تھا کہ حلقے آنکھوں میں پڑ گئے تھے

وہی ہے اوّل وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے اُسی سے اُس کی طرف گئے تھے

کمانِ امکاں کے جھوٹے نقطو تم اوّل آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

ادھر سے تھیں نذرِ شہ نمازیں ادھر سے انعامِ خسروی میں
سلام و رحمت کے ہار گندھ کر گلوئے پُرنور میں پڑے تھے

زباں کو انتظارِ گفتن تو گوش کو حسرتِ شنیدن
یہاں جو کہنا تھا کہہ لیا تھا جو بات سننی تھی سن چکے تھے

وہ برجِ بطحا کا ماہ پارہ بہشت کی سیر کو سدھارا
چمک پہ تھا خلد کا ستارہ کہ اس قمر کے قدم گئے تھے

سُرورِ مقدم کی روشنی تھی کہ تابشوں سے مہِ عرب کی
جناں کے گلشن تھے جھاڑ فرشی جو پھول تھے سب کنول بنے تھے

طرب کی نازش کہ ہاں لچکیے ادب وہ بندش کہ ہل نہ سکیے
یہ جوشِ ضدّین تھا کہ پودے کشاکشِ ارّہ کے تلے تھے

خدا کی قدرت کہ چاند حق کے کروروں منزل میں جلوہ کر کے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نور کے تڑکے آلیے تھے

نبیِ رحمت شفیعِ امّت رضاؔ پہ لِلّٰہ ہو عنایت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصّہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے

ثنائے سرکار ہے وظیفہ قبولِ سرکار ہے تمنّا
نہ شاعری کی ہوس نہ پروا روی تھی کیا کیسے قافیے تھے

●●●●●